کامران مرزا

آئیے! آج آپ کو دریائے راوی کے وسط میں موجود کامران کی بارہ دری کی سیر کرواتے ہیں۔ صدیوں بعد بھی یہ بارہ دری دیکھنے والوں کو اپنے حسن سے حیران کر دیتی ہے۔ دریا کے اندر موجود ہونے کی وجہ سے اسے دریائے راوی کی انگوٹھی کا نگینہ اور دریا کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بارہ دری مغل شہنشاہ ظہیر الدین محمد بابر کے بڑے بیٹے کامران مرزا نے بنوائی تھی اس لئے اسے کامران کی بارہ دری کہا جاتا ہے۔ یہ بارہ دری دراصل اس خوبصورت اور وسیع العریض باغ کا حصہ ہے جو 1530ء سے 1540 کے دوران کامران مرزا نے بنوایا تھا۔ اسے لاہور میں مغلوں کی تعمیر کی جانے والی پہلی عمارت بھی قرار دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ باغ اتنا وسیع تھا کہ اس میں دیوان عام و خاص، زنانہ محلات، فوارے اور محرابیں وغیرہ بھی تھیں۔

کامران مرزا فنون لطیفہ، شاعری، تعمیرات اور باغات کا دلدادہ تھا۔ شہنشاہ بابر کی وفات کے بعد جب لاہور اس کے قبضے میں آیا تو اس نے دریائے راوی کے پار ایک شاندار عمارت اور وسیع و عریض باغ بنوایا۔ کامران کی طرح کئی وزراء اور امراء نے بھی دریا کے پار بڑے عالیشان باغ لگوائے۔ یہ محلات اور باغ

شاہدرہ کے گرد و نواح میں تھے یہی وجہ ہے کہ شاہدرہ میں کھجور کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں ۔ یاد رہے کہ اس وقت دریائے راوی قلعہ کی دیوار کے ساتھ بہتا تھا اور اس وقت دریا کامران کی بارہ دری سے کئی سو میٹر دور تھا۔جوان باغات کی یاد دلاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس وقت دریائے راوی قلعہ کی دیوار کے ساتھ بہتا تھا اور اس وقت دریا کامران کی بارہ دری سے کئی سو میٹر دور تھا۔

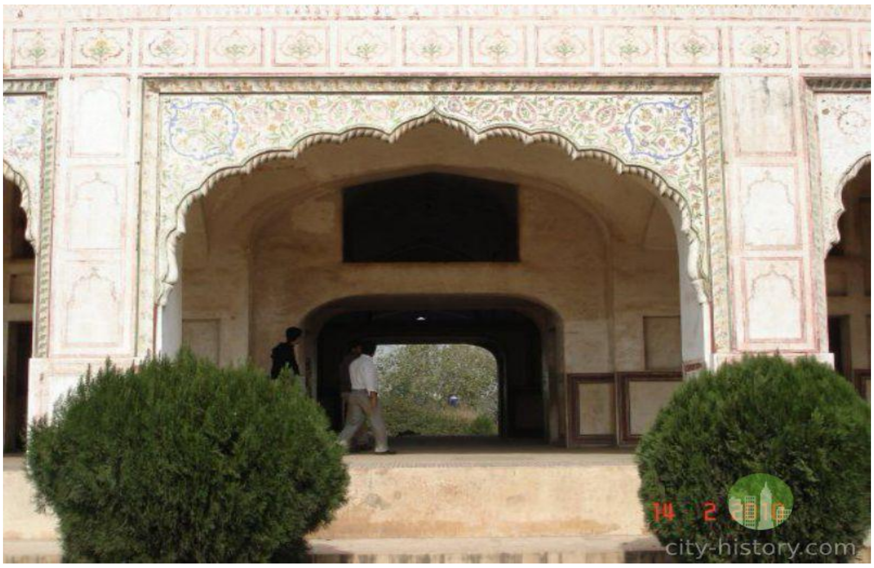

کامران مرزا نے بارہ دری اور باغ میں شعر و سخن کی کئی محفلیں اور ضیافتیں منعقد کیں، کامران کے علاوہ ہمایوں اور شہنشاہ جہانگیر نے بھی کئی مرتبہ یہاں قیام کیا اور کئی اہم محفلیں یہاں منعقد کیں۔ شہنشاہ جہانگیر اپنے سفر کشمیر کے دوران یہاں پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے خسرو کی بغاوت کچلنے کی مہم کی کی نگرانی اسی مقام سے کی تھی اور اس کے باغی بیٹے کو پا بہ زنجیر اسی جگہ پیش کیا گیا تھا۔ کامران مرزا نے شیر شاہ سوری سے مفاہمت کی غرض سے اس کے نمائندے کو اسی باغ میں دعوت دی اور جشن کی صورت میں اس کی خوب آئو بھگت کی تھی۔ مغلوں کے حسن ذوق اور ان کے یہاں قیام سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ باغ اور یہاں کی عمارات کس قدر خوبصورت اور دلکش ہوں گی۔ دارالشکوہ کی کتاب "سکینتہ الاولیاء" میں یہاں ایک بہت بڑے حوض اور دلکش عمارت کا ذکر ملتا

ہے ۔دریا سے فواروں اور دیگر عمارات کے آثار بھی ملے ہیں ۔ اس بارہ دری کا ذکر ایک انگریز افسر تھامس تھارنٹن کے 1860ء میں لکھے گئے خطوط میں بھی ملتا ہے ۔

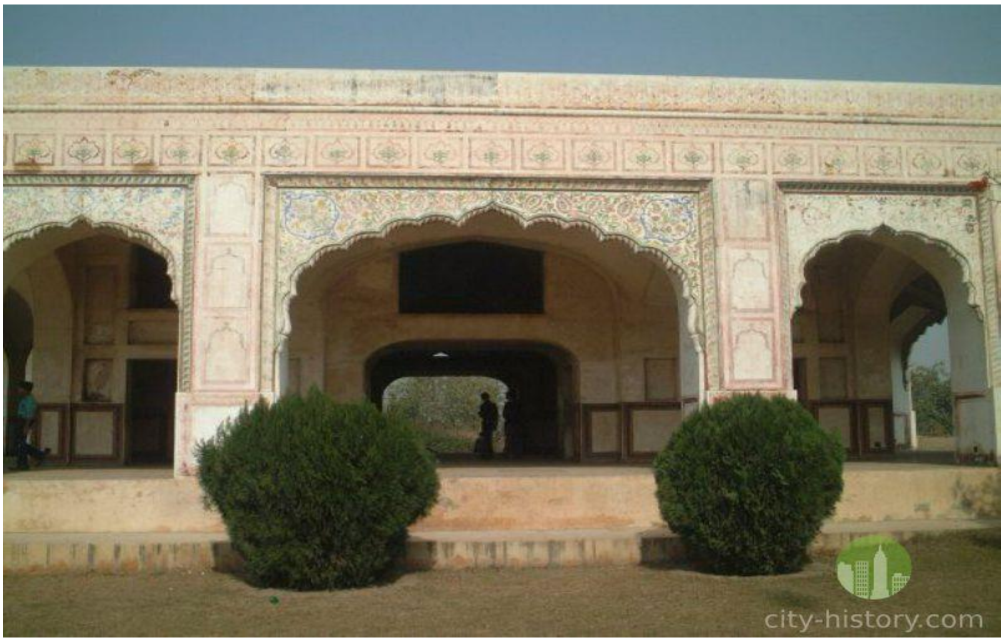

کامران مرزا مغلیہ سلطنت کے بانی شہنشاہ ظہیرالدین بابر کا دوسرا بیٹا تھا جو شہنشاہ بابر کی دوسری بیوی گل رخ بیگم کے ہاں 1509ء میں کابل افغانستان میں پیدا ہوا۔ وہ مغل سلطنت کے وارث نصیرالدین ہمایوں کا سوتیلا بھائی تھا جبکہ بابر کا تیسرا بیٹا عسکری مرزا کامران مرزا کا سگا بھائی تھا۔ شہنشاہ ہمایوں کامران مرزا کے لئے نرم گوشہ رکھتا تھا۔ اس نے فراخ دلی سے کامران کو لاہور کا وسیع علاقہ دیا لیکن کامران مرزا ہمیشہ ہمایوں کا دشمن بنا رہا۔ کامران مرزا کی بغاوت کی وجہ سے ہمایوں پر اپنے باغی بھائی کو سزائے موت دینے کا شدید دباؤ تھا لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوا۔ آخر شدید دباؤ اور سلطنت میں مخالفت اور بغاوت پھیلنے کے خدشے کے پیش نظر وہ اس بات پر قائل ہو گیا کہ کامران کو کچھ سزا ضرور دی جائے جس پر کامران کو اندھا کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہمایوں نے اسے حج کے لئے مکہ مکرمہ بھجوا دیا جہاں 5 اکتوبر 1557ء کو کامران مرزا کا انتقال ہو گیا۔